باسمہ مجلس شیخ الحدیث

افادات : شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

اہلیت بیعت و اہمیت استغفار

۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء حسب معمول بعد العصر مجلس حضرت شیخ الحدیث مدظلہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ۔ مہمانوں کا ہجوم تھا ۔ دارالعلوم کے طلبہ بھی حلقہ باندھے عقیدت سے بیٹھے تھے کہ شوکت علی صاحب نے عرض کی حضرت! میں نے خواب دیکھا ہے اور خواب میں مجھے دارالعلوم کے ایک استاذ بار بار آپ سے بیعت ہونے کی تاکید فرماتے ہیں ۔ اور خود میرا قلبی تقاضا بھی یہی ہے اور اب تو خواب میں استاذ کا حکم بھی ہے امتثال امر بھی ضروری ہے لہذا میری درخواست ہے کہ آپ مجھے اپنے حلقۂ ارادت میں داخل فرماویں اور اپنی بیعت میں لے لیں ۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ پوری توجہ سے ان کی بات سنتے رہے جب موصوف نے اپنی معروضات ختم کیں تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔

عزیزم! آپ کے جذبات اور ارادہ خوب ہے ۔ اللہ قبول فرمائے ۔ مگر بیعت تو ایسے شخص سے کرنی چاہیئے جو اس کا اہل بھی ہو ۔ خواب میں آپ نے جو بیعت کا نقشہ دیکھا ہے یہ آپ کا حسن ظن ہے ۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں بیعت کا اہل نہیں ہوں ۔ بیعت لینے کا اہل وہی ہوتا ہے جس میں عبدیت کے پوری خصوصیات موجود ہوں جو خود عالم اور عامل ہو ، متقی اور پرہیزگار ہو ، اور اگر بیعت لینے والے میں یہ صفات موجود نہ ہوں پھر تو

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو کا مصداق ٹھہرے گا ۔

ارشاد فرمایا ۔ میرے متعلق ، یہ آپ کا حسن ظن ہے ۔ خدا تعالیٰ اسے باقی رکھے ، صراط مستقیم پر چلائے اور ہدایت عطا فرمائے آمین

جب اس صاحب نے اصرار کیا تو ارشاد فرمایا ذکر کثرت سے کیا کرو اولاً توبہ کر لو اور استغفار پڑھا کرو ۔

جب کپڑے پر روغن چڑھاتے ہیں یا اس کا نقش و نگار کرتے ہیں تو پہلے اسے دھوتے اور خوب مانجھتے ہیں ۔ نفس جو ہے وہ برائی کی طرف مائل رہتا ہے ۔ اور برائی کا حکم دیتا ہے ۔ اولاً اس کی تطہیر اور تزکیہ ضروری ہے تزکیہ میں بڑے برکات ہیں نفس مزکی ہو تو خدا تعالیٰ اہلیت سے نوازتے ہیں ۔ اور انوار و برکات کا نزول ہوتا ہے استغفار

سے تطہیر و تزکیۂ باطن ہوتا ہے۔

آپ استغفار کا وظیفہ شروع کر دیں کثرت سے اٹھتے بیٹھتے، کاروبار کرتے، آتے جاتے، جب بھی موقعہ ملے باوضو یا بلا وضو، استغفار پڑھا کریں۔ اللہ کریم اپنی رحمتوں سے نوازے گا۔ اخلاص کی دولت دے گا۔ برکتیں نازل ہوں گی علم و مطالعہ میں برکت ہوگی۔ اور عمل کی توفیق ارزانیاں ہوں گی۔

صدر ضیاء الحق پر اتمام حجت و اظہار حق

۸/ جولائی ۱۹۸۶ء۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی ذاتی ڈاک لے کر حاضر خدمت ہوا۔ طبیعت علیل تھی ضعف اور نقاہت کے آثار ظاہر تھے۔ راقم کے دریافت کرنے پر فرمایا، الحمد للہ! اب طبیعت میں افاقہ ہے۔ ۹/ جولائی کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے شریعت بل منوانے کے سلسلے میں مظاہرہ ہوا۔ اور پھر جناب صدر ضیاء الحق صاحب کے اچانک اسمبلی کے ہاسٹل میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے کمرے میں جا کر، آپ سے ملاقات کرنے کے متعلق میرے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا۔

الحمد للہ! مظاہرہ کامیاب رہا۔ اب بھی وقت ہے حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ مظاہرہ سے قبل وزیراعظم نے اپنا سیکرٹری بھیجا تھا۔ اور سرکاری گاڑی بھی بھیجدی تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں۔ مگر میں نے معذرت کر دی تھی۔ پھر ۱۰/ جولائی کو اچانک صدر ضیاء الحق صاحب مجھے اطلاع کئے بغیر ہاسٹل میں میرے کمرے میں آئے۔ اور پون گھنٹہ بیٹھے رہے۔ باتیں ہوتی رہیں مگر میں نے ان پر واضح کر دیا کہ۔

تمہاری حکومت نے اللہ کی طرف سے دی ہوئی ۹ سال کی طویل مدت و مہلت ضائع کر دی۔ اب بھی موقعہ ہے کہ شریعت بل کو منظور کرا لو۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ آپ کے لئے اور پوری قوم اور ملک کے لئے اتمام حجت ہو۔ ان کا اصرار تھا کہ حکومت سے مذاکرات کے ذریعہ شریعت بل کے آئینی سقم دور کرنے پر باہمی مشاورت کرنی چاہئے۔ میں نے کہہ دیا کہ شریعت بل میں کوئی سقم نہیں ہے۔ اس کی ہر دفعہ واضح اور صاف ہے جرأت کی ضرورت ہے ایمانی جذبہ چاہئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اکرام امت اور وفور شفقت کا تصور غالب رہتا تھا۔

حقائق السنن کے مسودات حسب معمول بعد العصر، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے سنے۔ اصل میں نمازیں پچاس تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توجہ دلانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بار بار درخواست سے پانچ ہو گئیں۔

جب یہ بحث چھڑی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا۔ کہ بظاہر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور کج فہموں کو یہ شبہ ہوا بھی ہے کہ امت کے تعب اور مشقت میں پڑنے کا خیال تو سب سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہئے تھا۔ مگر آپ نے تو امت کے لئے پچاس نمازوں کو قبول فرما لیا۔ پھر بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توجہ دلانے پر آپ کو امت کی تکلیف کا خیال آیا، مگر یہ ایک سطحی اشکال اور معمولی سا

مشبہ سے ۔اصل واقعہ یعنی نماز کی حقیقت ، قرب خداوندی ، تقرب الی اللہ کی اہمیت وضرورت ، اور ۵۰ نمازیں گویا پچاس کی پچاس بار بارگاہ رب العالمین میں باریابی کے شرف کا حصول ، اس کے ساتھ ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت اور امت کے لئے اعزاز واکرام اور رحمت ومغفرت کا حرص وطلب سامنے ہو تو پھر یہ کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت پر تکلیف ومشقت اور تعب امت کے بجائے اکرام امت ، کا تصور غالب تھا۔ وفور شفقت اور زیادہ شوق میں امت کی تکلیف اور مشقت میں پڑنے کی طرف آپ کا خیال نہ گیا۔

علاوہ ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کا تجربہ ہو چکا تھا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ ایک نئی بات تھی اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہوئے تو عظمت وجلال اور حسن وجمال کے جلووں میں ایسے مستغرق ہوئے کہ دوسری طرف دھیان بھی نہ دے سکے ۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت استغراق کا یہ مقام حاصل نہ تھا اس لئے وہ بار بار آپ کو تخفیف صلوٰۃ کی درخواست کرنے پر توجہ دلاتے رہے ۔

شامت اعمال ما صورت نادر گرفت ۲۹ر اکتوبر ، بعد العصر کی مجلس میں آج قدرے دیر سے پہنچا حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم ملکی حالات ، تخریب وفساد اور بے دینی والحاد پر کچھ ارشاد فرما رہے تھے ۔

ارشاد فرمایا ، پرسوں جب لاہور میں دن دہاڑے وسط بازار میں ایک شخص کو گولی مار کر اس سے رقم چھین لی گئی ۔ اور قاتل فرار ہوگئے ۔ کل پشاور میں بم پھٹا ، چھ آدمی وفات پا گئے ۔ اور ۱۲ زخمی ہیں ۔ فرمایا ! فسادات ہیں کوئی امن نہیں ، مسجد جاتے ہوئے یہ اطمینان نہیں ہے کہ گھر سلامتی سے پہنچا جائے گا ۔ بدامنی کا دور دورہ ہے ۔ یہ سب قیامت کے علامات ہیں ۔ شیاطین اور اشرار کی کثرت اور ان کا غلبہ ہے ۔ یہ سب ، ہمارے اعمال بد ، خدا فراموشی اور گناہوں کا ثمرہ ہے ۔ ع

شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

ارشاد فرمایا ، اللہ کے ہاں گڑ گڑا کر توبہ کرنی چاہئے اور معوذتین کا پڑھنا کثرت سے اختیار کیا جائے ۔ بلکہ ہر نماز کے بعد معمول بنا لینا چاہئے ۔

اشرار وشیاطین سے حفاظت کے اوراد اسی مجلس میں نے آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ۔ کہ قرآن اور حدیث میں اشرار سے حفاظت شیاطین سے تحفظ اور بچاؤ کے اوراد کثرت سے آئے ہیں ۔ سب سے بڑا وظیفہ خدا پر اعتماد ، دعا والتجا ہے ۔

ارشاد فرمایا ، صبح سویرے نماز کے بعد بلکہ ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ

۱- بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

باقی صـ ۲۴ پر

حکومت پاکستان دفتر چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس (ایکسپورٹ ٹریڈ کنٹرول)

اسلام آباد - ۱۵ - اکتوبر ۱۹۸۶ء

پبلک نوٹس

عنوان:- **گندم کے بھوسا کی برآمد**

نمبر ۱(۸۶)/ایکسپورٹ۔ ۱۔ گندم کے بھوسا کی برآمد کے لئے ایسے برآمد کنندگان سے درخواستیں مطلوب ہیں جو درخواست دینے کے دن سال ۱۹۸۶ء کے لئے باقاعدہ تجدید شدہ زیر عمل ایکسپورٹ رجسٹریشن کے حامل ہوں۔ درخواستیں دوسری چیزوں کے علاوہ درج ذیل کوائف کی حامل ہوں گی۔

۱- ایکسپورٹ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ (تصدیق شدہ یا عکسی نقل منسلک کی جائے)

۲- برآمد کی جانے والی گندم کے بھوسا کی مقدار

۳- ملک یا ممالک جن کو گندم کا بھوسا برآمد کیا جاتا ہے۔

۴- کنٹریکٹڈ- ایف او بی پرائس فی ٹن اور

۵- منسلک کئے جانے والے پے آرڈر کا نمبر اور تاریخ

۲- درخواستوں کے ہمراہ برآمد کئے جانے والے درخواست کردہ مجموعی مالیت کے ۲% کے مساوی بینک پے آرڈر منسلک کرنا ضروری ہے۔ زیادہ ایف او بی پرائس فی ٹن پیش کرنیوالے درخواست دہندگان کو تخصیص کے مقصد کے لئے ترجیح دی جا سکتی ہے۔ اگر درخواستوں کی اویلوایشن کے بعد کسی درخواست دہندہ کو ایکسپورٹ کوٹہ تخصیص نہیں کیا جاتا، پے آرڈر واپس کر دیا جائے گا۔ اگر تخصیص کردہ مقدار درخواست کردہ مقدار سے کم ہوئی تو صرف تخصیص کی گئی مقدار کے تناسب سے رقم روک لی جائے گی۔

۳- اگر تخصیص کردہ مقدار کلی یا اس کا کوئی حصہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۶ء سے قبل (کوئی توسیع نہیں کی جائے گی) برآمد نہ کیا گیا تو سیکورٹی ڈیپازٹ برآمد نہ کی جانے والی مقدار کے تناسب سے بطور ہرجانہ ضبط کر لیا جائے گا۔

۴- کم از کم ایکسپورٹ پرائس -/۱۲۵۰ روپے فی ٹن ہے اور ایکسپورٹ ڈیوٹی -/۳۰۰ روپے فی ٹن۔

۵- درخواستیں سربمہر لفافوں میں جن کے اوپر "گندم کے بھوسا کی برآمد" درج ہو متعلقہ کنٹرولر کوئٹہ/کراچی/لاہور/اسلام آباد اور پشاور کو (نام پر) زیادہ سے زیادہ ۳۰ اکتوبر ۸۶ء تک دفتری اوقات کے دوران پہنچ جانی چاہئیں۔

۶- کوئی درخواست جو متعلقہ دفتر میں ۳۰ اکتوبر ۸۶ء کے بعد یا مقررہ رقم کے لئے پے آرڈر کے بغیر ایف او بی پرائس -/۱۲۵۰ روپے فی ٹن سے کم کی پیشکش قابل قبول نہیں ہو گی۔

ایم جلال الدین خان

ڈپٹی کنٹرولر، برائے چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس

P.I.D (I) 1830/12